بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۲۶ تبوک ۱۳۴۴ ہش ۲۹ جمادی الاول ۱۳۸۵ھ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۵ء	نمبر ۲۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۵ ستمبر ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے

اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے

"اس اصول کو ہمیشہ مدِنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کسی کامیابی پر جو اسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے۔ بظاہر ایک ہندو اور مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی محنت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے مگر مومن خدا کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے، اور اس طرح پر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا۔ خدا ان کے ساتھ ہوتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن شریف میں تقویٰ کا لفظ بہت مرتبہ آیا ہے۔ اس کے معنے پہلے لفظ سے کئے جاتے ہیں۔ یہاں مَعَ کا لفظ آیا ہے یعنی جو خدا کو مقدّم سمجھتا ہے خدا اس کو مقدّم رکھتا ہے اور دنیا میں ہر قسم کی ذلتوں سے بچا لیتا ہے۔ میرا ایمان یہی ہے کہ اگر انسان دنیا میں ہر قسم کی ذلت اور سختی سے بچنا چاہے تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ متقی بن جاوے۔ پھر اس کو کسی چیز کی کمی نہیں۔ پس مومن کی کامیابیاں اس کو آگے لے جاتی ہیں اور وہ وہیں پر نہیں ٹھہر جاتا۔

اکثر لوگوں کے حالات کتابوں میں لکھے ہیں کہ اوائل میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے اور شدید تعلق رکھتے تھے لیکن انہوں نے کوئی دعا کی اور وہ قبول ہو گئی۔ اس کے بعد ان کی حالت ہی بدل گئی۔ اس لئے اپنی دعاؤں کی قبولیت اور کامیابیوں پر نازاں نہ ہو بلکہ خدا کے فضل اور عنایت کی قدر کرو۔ قاعدہ ہے کہ کامیابی پر ہمت اور حوصلہ میں ایک نئی زندگی آجاتی ہے۔ اس زندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی کرنی چاہیئے کیونکہ سب سے اعلیٰ درجہ کی بات جو کام آنے والی ہے وہ یہی معرفت الٰہی ہے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کوئی روک نہیں سکتا۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

ربوہ میں سجدۂ شکر اور خصوصی دعائیں

ربوہ ۲۵ ستمبر۔ کل یہاں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی غرض سے کہ اس نے پاکستان کے عوام اور مسلح افواج کو دشمن کے جارحانہ حملہ کو ناکام بنانے اور ہر محاذ پر اسے شکست دینے کا عزم و حوصلہ اور ہمت و طاقت عطا فرمائی۔ اہل ربوہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لائے اور انہوں نے پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے اور وطن عزیز کی خاطر آئندہ پہلے سے بھی بڑھ کر قربانیاں بجا لانے کی توفیق ملنے کے لئے خصوصی دعائیں کیں۔

کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید کی روشنی میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ جہاں اسلام نے حملہ آور دشمن کا پوری قوت کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تعلیم دی ہے وہاں یہ بھی حکم دیا ہے کہ اگر دشمن صلح کا طالب ہو تو پھر جنگ بند کر دینی چاہیئے اور آئندہ کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اس کی مدد و نصرت کا طالب ہونا چاہیئے۔ پاکستان نے ہر محاذ پر کامیاب اور فتحیاب ہونے کے باوجود اقوام متحدہ کی مداخلت پر فائر بندی کا حکم دے کر اسلامی تعلیم پر عمل کیا ہے اور دنیا پر ثابت کر دکھایا ہے کہ وہ جنگ نہیں چاہتا بلکہ امن کا علمبردار ہے۔ جنگ اس نے نہیں چھیڑی بلکہ اس پر ٹھونسی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان کو اپنا دفاع کرنے میں اپنی مدد و نصرت سے نوازا۔ اور کئی گنا طاقتور دشمن کو شکست دینے کی غیر معمولی توفیق عطا فرمائی۔ اس غیر معمولی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے۔ آپ نے آئندہ بھی مدد و نصرت حاصل ہونے کے لئے دعا کی پر زور تحریک کی۔ چنانچہ نماز جمعہ کے سجدوں میں درد و سوز کے ساتھ دعائیں کی گئیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد آپ کی اقتدا میں تمام حاضرین نے ایک علیحدہ سجدۂ شکرانہ بھی ادا کیا۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل

مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۵ء

کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل کے سامنے آزمائشی مسئلہ ہے

دنیا نے بھارتی نمائندہ مسٹر چھاگلا کے اس بیان کو یقیناً مجذوب کی بڑ قرار دیا ہوگا۔ جو اس نے ممبئی پہونچتے ہی دیا۔ اور جس کا لب لباب یہ تھا کہ سلامتی کونسل کی قرارداد کا صرف پہلا حصہ بھارت پر لاگو ہے۔ حالانکہ فائر بندی جیسا کہ پہلے حصہ میں بتایا گیا ہے صرف پہلا قدم ہے۔ اور سلامتی کونسل کی رائے میں اس قدم کے اٹھائے بغیر اصل مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اس سے واضح ہے کہ دوسرا حصہ ہی اصل چیز ہے پہلا حصہ تو محض ابتدائی حیثیت رکھتا ہے۔

سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی جو ذمہ داری لی ہے۔ وہ نہ صرف بین الاقوامی سیاست کی رو سے نہایت اہم ہے۔ بلکہ اس لحاظ سے اہم تر ہے کہ اس کے عمل سے واضح ہوگا کہ وہ عدل و انصاف اور اخلاق کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے کہاں تک کوشش کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ آخرالذکر سوال ہی ایک ایسا سوال ہے۔ جو خود اس انجمن کی زندگی اور موت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔ بے شک اس وقت بڑی اقوام اس پر چھائی ہوئی ہیں۔ اور جو اپنے مفاد کے پیش نظر ہی کوئی فیصلہ کرنے دیتی ہیں۔ مگر خود یہی بات اس بات کی بھی متقاضی ہے کہ سلامتی کونسل اپنا بھرم قائم رکھنے کے لئے اقوام عالم کے سامنے اپنے کردار سے اپنے وجود کا جواز ثابت کرے۔

اس لئے کشمیر کا سوال ایک آزمائشی مسئلہ ہے۔ جو سلامتی کونسل کی آئندہ زندگی اور موت کا فیصلہ کن نشان بننے کے مضمرات رکھتا ہے۔ ایک مضطرب اور مشتاق دنیا کی آنکھ اس مسئلہ کی وجہ سے اس پر مرکوز ہو گئی ہے۔ پاکستان نے جو یہ انتباہ کیا ہے کہ اگر سلامتی کونسل حق و انصاف کا حق نہ ادا کر سکی۔ تو وہ اقوام متحدہ سے نکل جائیگا یہ کوئی دھمکی نہیں ہے۔ بلکہ یہ انتباہ اس لئے کیا گیا ہے کہ سلامتی کونسل اپنے منشور اور اس کے مطابق جو اس کے فرائض ہیں ان کو سمجھے۔ کیونکہ اس کی زندگی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ اپنے منشور پر پوری پوری طرح عمل کرے۔ تا کہ دنیا کی اقوام اس کے وجود کو نہ صرف برداشت کریں بلکہ اس کو دنیا میں قیام امن کے لئے ضروری قرار دیں۔

سلامتی کونسل کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ارکان کی تعداد کے لحاظ سے جتنی اس کی اہمیت بڑھتی ہے۔ اتنا ہی اس کے فرائض کی ادائیگی کی ذمہ واری میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دنیا سے عدل و انصاف اور اخلاق ابھی بالکل ناپید نہیں ہو گئے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ارکان کی زیادتی کے ساتھ عدل و انصاف اور اخلاق از سر نو اقوام کے دلوں میں بیداری حاصل کر رہے ہیں۔

اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک قوم اٹھ کر تمام یا اکثر اقوام کو محض قوت مادی کے بل بوتے پر اپنا محکوم بنائے رکھے۔ امریکہ نے اس امر کا بھی تجربہ اچھی طرح کر لیا ہے کہ کوئی چھوٹی سے چھوٹی قوم بھی اب مادی طاقت کا بوجھ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ چنانچہ جب امریکہ نے بعض چھوٹی چھوٹی اقوام کو اپنی طاقت کے مظاہرہ سے دبانا چاہا۔ تو ان اقوام نے مفروضہ نتائج سے بے پروا ہو کر امریکہ کو سخت مایوسی کا احساس کرایا۔ اس کی مثالیں مصر، سیلون۔ کیوبا اور حال میں شمالی ویتنام وغیرہ ہیں۔ اسی وجہ سے بعض اقوام نے تو انجمن اقوام متحدہ ہی کو دھتکار دیا۔ جیسا کہ انڈونیشیا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ اگر سلامتی کونسل نے کشمیر کا قضیہ عدل و انصاف سے طے نہ کیا۔ تو بعض دیگر اقوام بھی انجمن اقوام متحدہ سے نکل جائیں گی۔ اس لئے پاکستان نے جو انتباہ کیا ہے وہ محض انتباہ نہیں۔ جسے یونہی نظر انداز کر دیا جائے۔

کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل کے لئے نہ تو کوئی نیا مسئلہ ہے۔ اور نہ اتنا پیچیدہ ہی ہے۔ سلامتی کونسل کے ریکارڈ میں اس مسئلہ کی زندہ تاریخ موجود ہے۔ اور اس سے واضح ہے کہ ایک طرف ایک عظیم قوم کا حق خود ارادیت کا مطالبہ ہے اور دوسری طرف محض مکاری اور ضد ہے۔ سلامتی کونسل اس مسئلہ کے آغاز اس کے اتار چڑھاؤ اور اس کے انجام سے پوری پوری طرح واقف ہے۔ اس کے اپنے ریکارڈ سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ کس طرح مکاری سے بھارت نے کشمیر پر فوجی یورش کی اور اس پر قبضہ کر لیا۔ اور کس طرح اس نے دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کے لئے کہا کہ یہ قبضہ عارضی ہے۔ جب تک کہ کشمیری آزادانہ استصواب رائے سے فیصلہ نہیں کرتے۔ سلامتی کونسل کے ریکارڈ پر وہ تاریخی ریزولیوشن بھی موجود ہیں۔ جن کو بھارت نے تسلیم کیا۔ مگر بعد میں ان سے پھر جانے کی کوشش تا کام کرتا رہا۔ اور مکاری اور چالبازی سے ان تمام کوششوں کو ناکام کرتا رہا ہے۔ جو اقوام متحدہ کی انجمن اپنے ان ریزولیوشنوں کو جامہ عمل پہنانے کے لئے کرتی رہی ہے۔ مگر یہ ریزولیوشن پتھر کی لکیر ہیں۔ جو مٹائے نہیں مٹ سکتے۔

اس آئینہ کو سامنے رکھ کر بھارت اب کس طرح سلامتی کونسل کی سٹیج پر کھڑے ہو کر دنیا سے کہہ سکتا تھا کہ کشمیر بھارت کا ناقابل تقسیم حصہ ہے۔ اگر غیر جانبدارانہ استصواب رائے کا سوال نہیں تو یہ جھگڑا ہی کیوں چلا۔ اس لئے آخر اس کو ماننا پڑا ہے کہ کشمیر کا تنازعہ موجود ہے۔ اور قرارداد کا دوسرا حصہ اسی تنازعہ کو طے کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ کشمیر کا جھگڑا اس مسئلہ کی تاریخ کے مطابق طے کیا جائے۔

الغرض سلامتی کونسل کو اس معاملہ کو طے کرنے کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کا اپنا ریکارڈ ہی اس کی پوری پوری راہ نمائی کر سکتا ہے۔ اس ریکارڈ سے اس پر واضح ہو سکتا ہے کہ بھارت کس طرح مکاری سے کشمیر میں داخل ہوا ہے۔ اور کس شاطرانہ طریق سے اس نے عدل و انصاف نے سلامتی کونسل کو ذہل دے کر باز رکھا ہے اور موجودہ جنگ اسی باطل طریق کار کے نتیجہ میں رونما ہوئی ہے۔ جس نے تمام دنیا کے امن کو خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ نہ صرف کشمیر کا مسئلہ آسانی اور عدل و انصاف سے طے کرنے کے لئے یہ ریکارڈ مفید ہے بلکہ سلامتی کونسل کے لئے یہ ریکارڈ بڑا سبق آموز بھی ہے۔ وہ اس سے سیکھ سکتی ہے کہ اگر وقت پر صحیح اصولوں کے مطابق مسئلہ کو طے نہ کیا جائے۔ اور اس میں تعویق ڈالنے کے لئے کسی فریق کو کھلی چھٹی ملتی رہے۔ تو کس طرح ایک مسئلہ آخر کار خطرناک نتائج کا منبع بن سکتا ہے۔ اس لئے سلامتی کونسل جو اقوام متحدہ کے منشور کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ وار ہے اس کے پیش نظر کسی معاملہ کو عدل و انصاف سے طے کرنا ہونا چاہیئے اور پاور پالیٹکس سے متأثر ہو کر کسی قسم کی ڈھیل یا لچک پیدا نہیں ہونے دینا چاہیئے۔ اس کو بے رو رعایت عدالت انصاف کی طرح ہر مسئلہ کی جانچ پڑتال کر کے فوری طور پر خالص عدل و انصاف کے مطابق فوری اقدام کرنا چاہیئے۔

کشمیر کا مسئلہ اٹھارہ سال تک کھٹائی میں پڑا رہا ہے۔ اگر اب بھی اس کو پوری طرح حل نہ کیا گیا۔ تو پھر اس کے جو نتائج ہوں گے اس کے ذمہ وار سلامتی کونسل کے ارکان ہوں گے۔ جو نتائج آخر کار انجمن اقوام متحدہ ہی کی جڑوں پر کلہاڑا کا کام دیں گے۔ اور اس کا حشر وہی ہوگا جو لیگ آف نیشنز کا ہوا۔ اور دنیا ایسی آگ کا نظارہ کرے گی جس کو کوئی طاقت سوائے اللہ تعالےٰ کے فرو نہیں کر سکے گی۔

صبح وطن

مبارک! کہ صبحِ وطن جاگ اٹھی
نئی ضو۔ چمن در چمن جاگ اٹھی

اِدھر میں نے سجدے میں سر کو جھکایا
اُدھر رحمتِ ذوالمنن جاگ اٹھی

نیا ساز لے کر چمن گنگنایا
نئے سوز سے انجمن جاگ اٹھی

اندھیرا نہ کیوں اپنے منہ کو چھپائے
اُجالے کی پہلی کرن جاگ اٹھی

وطن کو نئی دلکشی مل رہی ہے
سنو! اہلِ دل زندگی مل رہی ہے

جہاں ظلمتوں کے گھنے تھے بسیرے
وہاں آنکھ کو روشنی مل رہی ہے

اٹھی ہیں غموں سے مسرّت کی کرنیں
شبِ تار سے چاندنی مل رہی ہے

حجاباتِ دورِ کہن سے یہ کہہ دو
محبت کو دنیا نئی مل رہی ہے

عبدالسلام اختر ایم اے

قبولیتِ دعا کے گُر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

شرائط اور طریقِ دعا

میں خدا کے فضل اور اسی کی توفیق سے اس امر کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انسان کو دعا کس رنگ اور کس طریق سے کرنی چاہیئے کہ جسکے نتیجہ میں وہ قبولیت کا زیادہ امیدوار ہو اور وہ کیا شرائط ہونے چاہئیں جن کے مطابق کی ہوئی دعا خدا تعالیٰ کے حضور قبول ہوجائے یوں تو اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے اور ہم اسکی رعایا کسی کی درخواست اور عرضی قبول کرنا بادشاہ کا اپنا کام ہے رعایا کا نہ یہ فرض ہے نہ کام ہے اور نہ حق ہی ہے کہ بادشاہ یا حاکم ضرور ہی اسکی درخواست کو قبول کرلے۔ اگر وہ ایسا کرے تو گو یا وہ نوکر ہوا اور رعایا آقا۔ وہ خادم ہوا اور رعایا مخدوم کیونکہ جو کسی کی ہر بات ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے وہ آقا نہیں بلکہ خادم ہوتا ہے آقا کبھی خادم کی بات ماننے کے لئے مجبور نہیں ہوتا بلکہ مختار ہوتا ہے۔ اسکے اختیار میں ہوتا ہے کہ چاہے تو قبول کرے اس کے لئے وہ مجبور نہیں ہوتا اور چاہے تو رد کرے اس سے اس پر کوئی الزام نہیں آتا پس خدا تعالیٰ نہ صرف آقا ہے اور ہم خادم بلکہ وہ مالک ہے اور ہم غلام اور پھر وہ خالق ہے اور ہم مخلوق۔ جبکہ خادم اور آقا کا تعلق بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ خادم کو بھی امید نہیں ہوسکتی کہ میرا آقا میری بات کو ضرور ہی مان لے گا۔ تو ایک انسان کس طرح خیال کرسکتا ہے کہ اسکی ہر بات خدا تعالیٰ کو قبول کرلینی چاہیئے۔ اگر کوئی خادم یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ اسکی ہر ایک بات اس کا آقا مان لیتا ہے تو اس کا دعوےٰ جھوٹا ہے۔ خادم کو ہمیشہ خدمت کے لئے مقام پر کھڑا رہنا چاہیئے اور اپنے رویہ طریق اور خیالات کو اسی حد تک محدود رکھنا چاہیئے جو اسکی خادمیت کے مناسب ہے نہ کہ آقا بننا چاہیئے۔

قبولیتِ دعا کی حقیقت

پس کسی کا یہ امید کرنا یا ایسا خیال کرنا کہ اگر میری تمام دعائیں خدا قبول کرلے اور کسی کو رد نہ کرے تب خدا خدا ہوسکتا ہے ورنہ نہیں اسی طرح کی بات ہے کہ گویا نعوذ باللہ وہ انسان خدا ہے اور خدا اس کا بندہ۔ یہ آقا ہے اور وہ خادم۔ یہ مالک ہے اور وہ غلام کیونکہ جو کسی کی ہر ایک بات ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے وہ بندہ خادم اور غلام ہوتا ہے نہ کہ منوانے والا خادم اور غلام تو سرے سے یہ امید رکھنا ہی باطل ہے کہ میری تمام کی تمام دعائیں قبول ہونی چاہئیں۔ یہ خیال کوئی جاہل سے جاہل اور ناداں سے ناداں انسان کرے تو کرے ورنہ دانا نہیں کرسکتا۔ گو آجکل کے مسلمانوں میں سے بعض اپنی نادانی سے اسی قسم کے خیالات رکھتے ہیں مگر وہ اس جہالت کا نتیجہ ہے جو ان میں پھیلی ہوئی ہے۔

قبولیتِ دعا کا سنہری گُر

پس میں پہلے اس بات کو صاف کرنا چاہتا ہوں کہ میں قطعاً کوئی ایسا گُر نہیں بتانا چاہتا جس سے آقا خادم اور خادم آقا بن جائے۔ خالق مخلوق اور مخلوق خالق ہو جائے مالک غلام اور غلام مالک قرار پا جائے۔ کیونکہ آقا آقا ہی ہے اور غلام غلام ہی خدا تعالیٰ بندگی سے آقا ہے۔ خالق ہے۔ مالک ہے۔ رازق ہے۔ ہمیشہ اسی طرح رہے گا انسان ہمیشہ سے خادم، مخلوق اور مملوک رہا ہے اور اسکی یہی حالت ہمیشہ رہے گی حتیٰ کہ جب جنت میں بھی اعلےٰ سے اعلےٰ مدارج پر ہوگا تو بھی یہی حالت ہوگی۔ تو اس قسم کا خیال کہ ہیں اور میں ہرگز اس کا قائل نہیں۔ ہاں ایسے رنگ اور طریق ضرور ہیں کہ جن سے انسان اللہ تعالیٰ کو خوش کرکے جہاں تک آقا اور مالک خالق اور مخلوق، مالک اور مملوک کا تعلق ہے اپنی بات منوا سکتا ہے۔

خاص اور اعلیٰ طریق

ایک طریق جس سے دعائیں قبول ہوتیں اور کثرت سے اللہ تعالیٰ سنتا ہے وہ تو اس قسم کا ہے کہ ہر ایک انسان اسے اختیار نہیں کرسکتا۔ بلکہ خاص خاص انسان ہی اس پر چل سکتے ہیں کیونکہ وہ انسان کے کسب سے متعلق نہیں بلکہ اسکے مرتبہ سے تعلق رکھتا ہے اس مرتبہ کا جو انسان ہوتا ہے اسکی نسبت تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ہر ایک دعا قبول ہوتی ہے مگر ابھی میں نے اس بات سے انکار کیا تھا کہ انسان کی ہر ایک دعا قبول نہیں ہوتی مگر اب میں نے کہا ہے کہ اس مرتبہ کے انسان کی ہر ایک دعا قبول ہوجاتی ہے ان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن جب میں یہ بتاؤنگا کہ وہ مرتبہ کیا ہے تو آپ خود بخود سمجھ جائیں گے کہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

الٰہی ہتھیار

میں نے اس مرتبہ اور مقام کا نام آلہ یعنے ہتھیار رکھا ہوا ہے جس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو وہ اسے جہاں چلائے چلتا ہے اور اگر وہ ہاتھ ضرب نہ لگائے تو اس کا قصور نہیں ہوتا بلکہ چلانے والے کا ہوتا ہے لیکن کوئی چلانے والا یہ کبھی نہیں چاہتا کہ کوئی ہتھیار چلائے اور وہ نہ چلے بلکہ وہ یہی چاہتا ہے کہ میں جہاں بھی چلاؤں وہیں چلے۔ اسی طرح انسان پر ایک ایسا وقت آتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں بطور ہتھیار کے ہوجاتا ہے۔ وہ نہیں کھاتا جبتک کہ خدا اسے نہیں کھلاتا۔ وہ نہیں پیتا جبتک کہ خدا اسے نہیں پلاتا۔ وہ نہیں سنتا جب تک کہ خدا اسے نہیں سناتا۔ وہ نہیں جاگتا جب تک کہ خدا اسے نہیں جگاتا۔ وہ نہیں سوتا جبتک کہ خدا اسے نہیں سلاتا۔ غرضیکہ اسکی ہر حرکت اور سکون اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسی کے اختیار میں ہوتی ہے ایسا انسان جو دعا کرتا ہے وہ دعا قبول ہوجاتی ہے کیونکہ وہ اسکی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اس کے کرنے کا حکم ہوتا ہے اس لئے کرتا ہے اور اسکی دعا کا قبول کرلینا خدا تعالیٰ کی شان کے خلاف نہیں ہوتا کیونکہ جو دعا مانگی جاتی ہے وہ اصل خدا ہی نے منگوائی ہوتی ہے پس چونکہ منگوانے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے اور دینے والا بھی اللہ ہی اس لئے وہ ضرور قبول ہوجاتی ہے اور ممکن نہیں کہ قبول نہ ہو مثال کے طور پر دیکھئے۔

دُنیاوی مثال اور روحانی مرتبہ

جب کوئی حاکم اپنے ماتحت کام کرنیوالوں کا معائنہ کرنے آتے ہیں تو ماتحت اپنی ضروریات کو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں مثلاً فرض کرو ایک ڈپٹی کمشنر تحصیل میں آیا اور تحصیلدار نے اپنی کچھ ضروریات اس کے سامنے پیش کیں کہ فلاں چیز کی ضرورت ہے۔ فلاں سامان خریدنا ہے۔ فلاں کام کروانا ہے وغیرہ وغیرہ وہ ان میں سے کچھ مان لے گا اور کچھ رد کردیگا لیکن کبھی یہ ہوتا ہے کہ ڈپٹی کمشنر خود کوئی ضرورت دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ چیز بھی ہونی چاہیئے اس کے لئے تحصیلدار کو کہتا ہے کہ اس چیز کی منظوری حاصل کرنے کے لئے رپورٹ کرو۔ وہ رپورٹ کردیتا ہے۔ اب یہ کبھی نہ ہوگا کہ ڈپٹی کمشنر اس رپورٹ کو رد کردے یا نا منظور کردے کیونکہ اس کے متعلق وہ خود کہہ گیا تھا کہ کرو۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بھی اپنے ایسے بندہ کی زبان پر خود دعا جاری کرتا ہے پس جب خود کرتا ہے تو پھر اسے رد نہیں کرتا۔ یہ اس بندے کے قرب اور درجہ کے اظہار کے لئے ہوتا ہے اور اگر وہ کوئی اور دعا کرنے لگے تو خدا تعالےٰ اسکے دل اور دماغ پر ایسا تصرف کرتا ہے کہ اس کے منہ سے وہ کلمات ہی نہیں نکلتے جو وہ نکالنا چاہتا تھا بلکہ ایسے کلمات نکلتے ہیں جو قبول ہی ہونے والے ہوتے ہیں۔ تو ایسے انسانوں کے لئے دعا کرنے کے دو طریق ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام یا کشف یا وحی یا رؤیا کے ذریعے انہیں بتا دیا جاتا ہے کہ یہ دعا مانگو۔ دوسرا یہ کہ اگر وہ کوئی ایسی دعا مانگنے کی نیت کریں جو قبول نہ ہونے والی ہو تو خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسا تصرف ہوتا ہے کہ انکی نیت بالکل بدل جاتی اور یہ خواہش ہی بالکل جاتی رہتی ہے کہ وہ ایسی دعا کریں۔ پھر جو الفاظ اور جو طریق اس دعا کے کرنے کے لئے انہیں مد نظر ہوتا ہے وہ بھول جاتا ہے اور زبان سے خدا کی طرف سے بنے بنائے الفاظ جاری ہوجاتے ہیں جس سے وہ خود بھی حیران رہ جاتے ہیں کہ ہم کہنا کیا چاہتے تھے اور کہہ کیا رہے ہیں اس قسم کی دعا میں وسعت بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اتنی کہ دو دو گھنٹے گذر جاتے ہیں مگر انسان سمجھتا ہے کہ کوئی پانچ چھ منٹ ہوئے ہونگے وقت گذرتے ہوئے پتہ بھی نہیں لگتا کیونکہ انسان ایسا محو ہوجاتا ہے کہ اس دنیا سے اس کا دل و دماغ بالکل کھنچ جاتا ہے اور صرف خدا ہی خدا نظر آتا ہے مگر یہ کوئی ایسا طریق نہیں ہے جسکے متعلق ہر ایک انسان کو کہہ دیا جائے کہ اس طرح کیا کرو کیونکہ یہ مرتبہ سے تعلق رکھتا ہے جس کا پانا کسی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہے پس جبکہ یہ انسانی اختیار میں ہی نہیں تو اس پر عمل کرنا یا کرسکنے کے کیا معنے ہیں؟ اس لئے میں یہ طریق نہیں بتاؤنگا بلکہ وہ بتاؤنگا جن میں بندہ کا اختیار اور تصرف ہے لیکن ان سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ ساری کی ساری دعائیں قبول ہوجاتی ہیں بلکہ یہ کہ زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

(باقی)

ہماری فوجوں نے اپنے خون سے لکھکر اسلامی تاریخ میں ایک سنہری باب کا اضافہ کیا ہے

مسئلہ کشمیر کا تصفیہ نہ ہوا تو برصغیر کو زیادہ ہولناک جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا

صدرِ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے خطاب کا مکمل متن

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ساڑھے تین بجے سہ پہر ریڈیو پر قوم سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا خلاصہ ۲۴ ستمبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں اس اہم اور تاریخی خطاب کا مکمل متن درج ذیل ہے:-

میرے پیارے ہم وطنو! السلام علیکم

میں آپ سے ایک انتہائی اہم موقع پر ہم کلام ہو رہا ہوں۔ آج صبح ہم نے اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کو مطلع کر دیا ہے کہ سلامتی کونسل نے ۲۰ ستمبر کو جو قرارداد منظور کی ہے وہ ناکافی اور غیر اطمینان بخش ہے تاہم میں نے بین الاقوامی امن کی خاطر اپنی فوجوں کو حکم دیا ہے کہ وہ ۲۳ ستمبر کو علی الصبح تین بجے سے دشمن پر اس وقت تک فائرنگ نہیں کریں گی جب تک دشمن کی طرف سے اس پر گولی نہ چلائی جائے۔

" بھارتی حکومت نے بھی جنگ بندی منظور کر لی ہے اور وہ بھی اپنی فوجوں کو اسی قسم کا حکم جاری کر رہا ہے۔"

" اس کا یہ مطلب ہے کہ اگرچہ جمعرات کو تین بجے صبح سے فائرنگ بند ہو جائے گی۔ ہماری افواج فی الحال موجودہ مورچوں میں ڈٹی رہیں گی۔

ہم نے سلامتی کونسل کو بتا دیا ہے کہ اقوام متحدہ پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اس کی آزمائش کا وقت ہے۔ اگر اس علاقے میں دیرپا امن کا قیام مقصود ہے تو اقوام متحدہ کو مسئلہ کشمیر کے آبرومندانہ حل کی طرف فوری توجہ دینی چاہیئے۔ اگر اقوام متحدہ ناکام ہو گئی۔ تو برصغیر اس سے بھی بڑی جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ جائے گا۔

نیا دور

ہم نے اپنے مطالبہ کو دنیا پر سچا ثابت کرنے کے لئے جو جدوجہد شروع کی ہے آج سے ہم اس کے ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ بھارت نے ہم پر حملہ کیا اور ہم پر جنگ ٹھونس دی گئی۔ ہم نے اس چیلنج کو قبول کر لیا۔ اور اللہ تبارک تعالیٰ کی کرم نوازی سے ہم نے دنیا پر ثابت کر دیا کہ ہم اپنی آزادی کا دفاع کرنے کی ہمت رکھتے ہیں۔

"بھارت نے پاکستان پر جو کھلا جارحانہ حملہ کیا تھا یہ کوئی اچانک کارروائی نہ تھی۔ اس کے پس پردہ اٹھارہ سال کی تاریخ کارفرما ہے ہم نے بھارت کے ساتھ تعلقات کو معمول پر لانے کی جتنی بھی کوششیں کیں۔ بھارت نے کشمیر میں رائے شماری کے وعدے سے منحرف ہو کر ان تمام کوششوں پر پانی پھیر دیا۔ اس نے پُرامن مذاکرات کے تمام دروازے ایک ایک کر کے بند کر دئیے۔

یہاں تک کہ کشمیر کے مظلوم عوام جو بھارت کی غلامی کے جوئے تلے پس رہے تھے ہتھیار سنبھال کر اٹھ کھڑے ہوئے انہیں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق پہنچتا ہے اور دنیا کے تمام آزادی پسندوں نے ان کی حمایت کی ہے۔

پاکستان پر حملے کا منصوبہ

ہم جانتے تھے کہ بھارت پاکستان پر حملہ کرنے کے منصوبے بنا رہا ہے۔ یہ بات اس وقت کھل کر سامنے آگئی جب رن کچھ کے معاہدے کے باوجود بھارت نے ہماری سرحد سے نہ صرف فوجیں ہٹانے سے انکار کر دیا بلکہ انہیں خفیہ طور پر ایسی جگہوں میں بھاری تعداد میں متعین کر دیا۔ جہاں سے پاکستان پر فوراً حملہ کیا جا سکے۔ کشمیر کی بغاوت کو بھارت کے لئے پاکستان پر جارحانہ حملہ کرنے کا ایک بہانہ تھا

"تمام اخلاقی اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور تمام معاہدوں سے انحراف کر کے بھارت نے پہلے تو کشمیر میں جنگ بندی لائن کو عبور کیا لیکن جب چھمب کے محاذ پر بھارتی فوج کے عزائم کو خاک میں ملا دیا گیا۔ تو اس نے لاہور پر حملہ کر دیا جنگوں کی تاریخ میں بھارت کے اس حملے کو سب سے زیادہ بزدلانہ اور عیارانہ حملے سے یاد کیا جائے گا جو کسی ملک نے دوسرے آزاد ملک پر کیا ہے

" دشمن کا منصوبہ یہ تھا ایک ہی ہلے میں لاہور پر قبضہ کر لیا جائے اور پھر سیالکوٹ پر حملہ کر کے گوجرانوالہ اور وزیر آباد کو کاٹ کر رکھ دیا جائے۔ مگر باری تعالےٰ نے ہماری حفاظت کی۔

" پشاور سے چٹاگانگ تک ساری قوم فرد واحد کی طرح اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی چند گھنٹوں میں ہماری بہادر افواج نے دشمن کا حملہ پسپا کر دیا۔ بہادری جرأت اور عزائم راسخ کی بدولت دشمن کی بہت بڑی فوج پر کاری ضرب لگائی گئی اور شکست دے دی گئی۔ دشمن نے لاہور کے محاذ پر شکست کھانے کے بعد سیالکوٹ پر حملہ کر دیا اور اس حملہ میں اس نے اپنی ساری جارحانہ قوت جھونک دی۔

عظیم ترین لڑائی

" سیالکوٹ میں ہی تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ لڑی گئی۔ اس جنگ میں دوسرے آلات حرب اور ساز و سامان کے علاوہ چھ سو ٹینکوں نے حصہ لیا۔ ہماری افواج کے مقابلے میں دشمن کی تعداد کہیں زیادہ تھی اور ہمیں زبردست مشکلات کی موجودگی میں دشمن کا مقابلہ کرنا پڑا۔ اللہ نے ہمارے جوانوں کو اپنی نصرت سے نوازا اور انہیں نہ صرف دشمن کو پیچھے دھکیلنے کا عزم عطا فرمایا بلکہ انہیں یہ ہمت بھی بخشی کہ انہوں نے دشمن کی پیدل اور بکتر بند فوج پر انتہائی کاری ضربیں لگائیں

فضائیہ

" ہماری چھوٹی لیکن وطن عزیز کی حفاظت کے لئے ہر وقت مستعد فضائی فوج نے اپنے سے چھ گنا زیادہ طاقت رکھنے والے دشمن کے حملوں کا بے جگری سے مقابلہ کیا اور اس کی طاقت کے بڑے حصہ کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ ہماری فضائی فوج نے دشمن کے ملک میں گھسکر جنگ لڑی اور اس کو پھر یہ موقع نہ دیا کہ وہ ہم پر حملہ آور ہو سکے۔

اس پورے عرصہ میں ہماری ہوائی فوج نے ایسی مہارت اور جرأت کا مظاہرہ کیا ہے کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے ہوا بازوں میں اس نے نئی روایات قائم کی ہیں۔ اس نے فضا میں اپنی مکمل بالادستی قائم رکھی اور ہر جنگ میں ہماری میدانی فوجوں کی مکمل حمایت کی۔

پاکستان کو بچا لیا گیا ہے۔ ہمیں خدا کے فضل وکرم اعوام کی قربانیوں اور بہادر فوجوں کے اس شاندار کارناموں کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے ہمارے جوانوں نے خدا پر ایمان، اپنے مقصد سے لگن، ناقابل شکست ہمت و جرأت اور بہترین مہارت کے ساتھ تاریخ اسلام میں اپنے خون سے ایک سنہرا باب لکھا ہے۔

غرور خاک میں مل گیا

بھارت کی فوجی طاقت کا غرور خاک میں مل گیا ہے۔ دنیا نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ہم ایک ایسے دشمن کے خلاف حق و انصاف کی خاطر لڑے، جس کے سامراجی اور ملک گیری کے عزائم اب دنیا پر روز روشن کی طرح عیاں ہو چکے ہیں۔ ہم نے ایک قوم کے حق خود ارادیت کے لئے جنگ لڑی اور پوری دنیا نے یہ اعتراف کر لیا ہے کہ ہماری جدوجہد کی بنیاد حق و انصاف پر ہے

ہم جنگ بندی پر اس لئے راضی ہوئے ہیں تاکہ دنیا پر ثابت کر سکیں کہ ہم امن کے راستہ پر چلنے کا عزم رکھتے ہیں سلامتی کونسل میں شامل عالمی طاقتوں نے ہمیں پختہ یقین دلایا ہے کہ وہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ مسئلہ کشمیر انتہائی سنگین ہے۔ اور اس مسئلہ کا تقاضہ ہے کہ اس کو جلد از جلد حل کیا جائے

مجھے امید ہے کہ بین الاقوامی امن کی خاطر یہ عالمی طاقتیں اپنی یقین دہانیوں کو پورا کرنے کے لئے واضح اقدامات کریں گی۔ جن کے نتیجہ میں مسئلہ کشمیر باعزت طور پر حل ہو سکے گا۔

چین کا شکریہ

" اپنی جدوجہد میں ہمیں ان تمام ملکوں کی حمایت حاصل ہوئی جو امن اور آزادی پر یقین رکھتے ہیں۔ حکومت چین نے جس خوش دلی اور فیاضی سے ہماری اخلاقی امداد کی ہے وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ باقی رہے گی۔ ہم اس کے لئے ممنون ہیں انڈونیشیا میں ہمارے بھائیوں نے پوری طرح اس بات کا مظاہرہ کیا کہ وہ ہمارے مقصد سے اتفاق رکھتے ہیں اور وہ ہماری جدوجہد میں ہمارے ساتھ ہیں ان لوگوں نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہے ہر پاکستانی کا دل ان کے لئے ممنونیت کے جذبہ سے لبریز ہے ایران ترکی سعودی عرب اردن اور شام کے لوگوں نے ہماری حمایت کی ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں لوگوں نے ہمارا ساتھ دیا ہے۔ پاکستانی ان کے شکر گزار ہیں۔

لاہور کے بہادر عوام

قبل اس کے کہ میں اپنی تقریر ختم کردوں۔ میں لاہور اور سیالکوٹ کے بہادر عوام کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے انتہائی مشکل وقت زبردست تحمل اور استقلال سے گزارا ہے۔ ان کا عزم اور حوصلہ ایک لمحہ کے لئے بھی متزلزل نہ ہوا۔ چٹاگانگ سے لے کر پشاور تک پوری قوم کو ان لوگوں پر فخر ہے۔

عزیز ہم وطنو! ہمیں اپنا اتحاد اور عزم برقرار رکھنا چاہیئے۔ ہمیں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہماری جدوجہد ختم ہو گئی ہے۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں ہر شخص کو تیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔ میں جس پوزیشن میں ہوں اس میں مجھے تمام فیصلے ملک کے مفاد کے پیش نظر کرنے ہوتے ہیں۔

میں خدائے بزرگ و برتر سے ان کٹھن حالات میں رہنمائی کا طالب ہوں اور آپ کی مکمل حمایت کی توقع رکھتا ہوں میں آپ کے احساسات سے پوری طرح واقف ہوں لیکن آپ نے پوری دنیا کے سامنے جس اتحاد اور ڈسپلن کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔

آپ نے جس کردار کا مظاہرہ کیا ہے دنیا اس کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتی اور آپ کی منزل اگرچہ بظاہر دور نظر آتی ہوگی۔ لیکن یہ پہلے سے اب قریب آگئی ہے۔

"پاکستان پائندہ باد"

تمام پاکستانیوں کا عزم راسخ ہے پاکستان کو شکست نہیں ہو سکتی

برطانوی نامہ نگاروں کے تاثرات

لندن ۲۲ ستمبر۔ گارڈین کے نمائندے مقیم کراچی پیٹر پیٹرسن نے بھارتی حملے کے خلاف پاکستان کے دفاعی اقدامات اور کشمیر کے متعلق مختلف لوگوں کی رائے معلوم کرنے کے بعد اپنے اخبار کو جو مکتوب بھیجا ہے اس میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ پوری قوم مسئلہ کشمیر پر متفق ہے پاکستان میں قوم پرستی کا جذبہ بڑی شدت سے ابھر رہا ہے۔

ہر شخص جو تھوڑی بہت سوجھ بوجھ رکھتا ہے یاد دلاتا ہے کہ وہ شخص جو ان بنیادی جذبات کو سمجھ سکتا ہے جو اس جنگ کا لازمی جزو ہیں پوری طرح اس جنگ میں شامل ہے اس میں کسی شک و شبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کسی بھی پاکستانی سے سیاست پر بات کی جائے تو سب سے پہلے مسئلہ کشمیر آتا ہے۔ آج کل یہاں سیاست کا صرف ایک ہی مطلب ہے اور وہ ہے کشمیر اور جب کوئی پاکستانی اس مسئلہ پر بات کرتا ہے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے خیالات صاف ہیں اس کا فیصلہ اٹل ہے اس کے جذبات بھرپور۔ وہ پورے جوش و خروش اور جذبات کی شدت کے ساتھ کشمیریوں کے حق خود اختیاری کی حمایت کرتا ہے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس برصغیر کے تقریباً دس کروڑ انسانوں کے لئے کشمیر کے پچاس لاکھ انسان کیا اہمیت رکھتے ہیں؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے پیٹر پیٹرسن کا کہنا ہے "اس کی بڑی اہمیت ہے اور یہی سب کچھ ہے" نامہ نگار کا کہنا ہے ایک پاکستانی نے مجھ سے کہا ہم مرجانا قبول کر لیں گے لیکن ہار نہیں مانیں گے ہم سب مرنے کو تیار ہیں کیونکہ اگر ہم ہار جائیں تو پھر زندہ رہنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا۔

سوال:۔ کیا آپ کے خیال میں ہندوستانی فوجیں لاہور کو فتح کر سکیں گی؟

جواب:۔ ہاں لیکن ۳۰ لاکھ انسانوں کی لاشوں پر سے گزر کر"

سوال:۔ "کیا ہندوستان جنگ جیت سکتا ہے؟"

جواب:۔ ناممکن۔ پاکستان کے وسیع و عریض جنگجو علاقوں کو تسخیر کرنا ناممکن ہے۔ جب تک ایک بھی پاکستانی زندہ ہے گوریلا جنگ جاری رہے گی۔"

پاکستانیوں کا ذکر کرتے ہوئے نامہ نگار نے کہا یہ بہت اچھے مہمان نواز اور پرخلوص لوگ ہیں۔ ملک بھر میں جہاں میں گیا خواہ وہ محاذ جنگ کی کوئی خندق تھی یا لق و دق صحرا کی کوئی بستی، ہر جگہ لوگ مسکراتے ہوئے نظر آئے یہ ہمدرد اور مہربان ہیں دوسروں کی مدد پر ہر وقت تیار رہتے ہیں تکلیف میں ان کی ہمت جوان ہے اور حوصلے بلند ہیں ان میں مصیبت برداشت کرنے کے لئے بہت صبر و تحمل ہے اس بات پر بحث کرتے ہوئے کہ آیا جنگ کو کس صورت ختم کیا جا سکتا ہے نامہ نگار نے کہا ہے صرف ایک صورت میں کشمیر میں حق خود ارادی کی ضمانت دے دی جائے پاکستان کو اس بات کا احساس ہے کہ کشمیر کی آزادی سے ہو سکتا ہے کہ بھارت کا تمام ڈھانچہ بکھر کر رہ جائے

لیکن کشمیر کا مسئلہ بہرحال اصولی کا مسئلہ ہے اور جب اصولی کی بات ہو تو چاہئے ہر اخبار اس پر متفق ہے اور ہر ایک خطے کے لوگوں کے حق خود ارادیت پر زور دیتا ہے اس لئے نہیں کہ یہ پالیسی ہے بلکہ اس لئے کہ ہر اخبار نویس کا اس پر ایمان ہے

یہاں نیشنلزم بھی پروان چڑھ رہا ہے

نیشنلزم کا تصور برصغیر کے مسلمانوں کے لئے نیا ہے۔ ہر بار جب کسی گاؤں کا ایک چھوٹا سا بچہ پاکستانی مسلح افواج کو گزرتے دیکھ کر نعرے لگاتا ہے تو یہ تصور تقویت پکڑتا ہے اور اس کی جڑیں پاکستانیوں کے دلوں میں مضبوط ہو جاتی ہیں

ٹائمز لندن کے نمائندہ مقیم دہلی رقمطراز ہے کہ دنیا کی رائے عامہ کو جس چیز کا ابھی پوری طرح احساس نہیں ہوا وہ بھارت کا جنگجویانہ رویہ ہے سیاسی حلقوں سے اس رویہ کا پتہ چلتا ہے۔ چین سے مار کھانے سے بھارت کے وقار کو شدید دھچکا لگا تھا اور اس کا لازمی نتیجہ ایک قسم کے غم و غصہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور بھارت کا جنون دن بدن بڑھتا گیا۔ رن کچھ کے جھگڑے نے اس میں اضافہ کر دیا جس نے بھارت کے پہلے سے مجروح شدہ وقار کو اور بھی مجروح کر دیا رن کچھ کے جھگڑے کے بعد سے بھارت کا تمام غصہ اور جنگجویانہ رویہ کا مرکز پاکستان بن گیا کچھ کے جھگڑے کے بارے میں تنازعہ سے بھارت کی حکومت اور وہاں کے خاصے ذمہ دار قسم کے اخبارات کا رویہ تھا کہ جیسے پاکستان نے بغیر کسی وجہ کے ہندوستان (باقی ص ۶)

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ایمپرس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے لئے کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر مع سٹورز کی مختصر کیفیت اور مقدار	قیمت ٹنڈر فارم بشمول ڈاک خرچ و پیکنگ چارج۔ (ناقابل واپسی)	خاکے/تصریحات (اگر مطلوب ہوں) صرف دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے درخواست گزارنے پر مندرجہ ذیل قیمت کی ادائیگی پر حاصل کئے جا سکتے ہیں	تاریخ فروخت	مقررہ تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
	PS/207/2-65 ۹" قطر × ۶۰" لمبے گریفائٹ الیکٹروڈز مع ۲ ۱/۲" قطر × ۸" لمبے ٹیپرڈ نپلز = ۳۰۰ عدد	۱۰ روپے	–	۲۷/۹/۶۵ تا ۲۸/۹/۶۵	۳۰/۹/۶۵ بوقت ۸ بجے دن	۳۰/۹/۶۵ بوقت ۸ ۱/۲ بجے دن
۲	PS/54/2-65 ہارڈ بورڈ مختلف سائزوں میں = ۵۲،۱۲۸ مربع فٹ	۱۵ روپے	–	۲۸/۹/۶۵ تا ۳۰/۹/۶۵	۱/۱۰/۶۵ بوقت ۸ بجے دن	۱/۱۰/۶۵ بوقت ۸ ۱/۲ بجے دن
۳	PS/177-A/4-65 نیلی سطح اور سرخ حاشیہ کی فرشی دریاں مختلف سائزوں = ۹۳۴۹ مربع گز	۱۰ روپے	–	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۴	PS/185/11-65 گردم اور سلیکا فائر برکس وغیرہ (۱۱ آئٹمیں)	۱۵ روپے	۱۲/- روپے	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۲۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر زیر دستخطی اور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پاکستان ویسٹرن ریلوے کراچی کینٹ کے دفتر سے تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر تک ماسوائے جمعہ کے روز مندرجہ بالا رقم کی نقد ادائیگی یا منی آرڈر ارسال کرنے پر ارسال کئے جا سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈرز، چیک، بنک ڈرافٹس، گارنٹی بانڈز، بنک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹس مندرجہ بالا ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قابل قبول نہ ہوں گے۔

صرف انہی ٹنڈر فارموں پر دی گئی پیشکشوں پر غور کیا جائے گا۔

ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ ٹنڈر یا اس سے متعلق استفسار یا رقم زیر دستخطی کے نام ارسال نہ کی جائے

اے حمید جے ایس اے ایس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور

INF (L) 2303

ہمدرد نسواں (ٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۹ انیس روپے

بھارتی فوج کی طرف سے تین سیکٹروں میں فائر بندی کی خلاف ورزی

متعدد پاکستانی چوکیوں پر پیش قدمی ہر یکے برکی سیکٹر میں پاکستانی مورچوں پر گولہ باری

راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ بھارت نے پاکستان کے ساتھ فائر بندی کے معاہدے کے صرف چند گھنٹے بعد ہی اس کی خلاف ورزی شروع کردی ہے جس کی وجہ سے پاکستانی فوجوں کو جوابی کارروائی پر مجبور ہونا پڑا۔ آخری اطلاع آنے تک کئی سیکٹروں میں گولہ باری جاری تھی۔ بھارتی فوجوں نے آزاد کشمیر کی وادی لیپا میں ہماری ایک چوکی امبر دی، سیالکوٹ سیکٹر کے موضع الڑ اور داگہ سیکٹر کے دو دیہات بھینی ڈھلوال اور ڈوگری پر فائر بندی کے بعد قبضہ کرلیا ہے اور جمعہ کی شام کو برکی میں ہمارے اگلے مورچوں پر توپوں سے گولہ باری شروع کردی ہے۔

پاکستان نے بھارتی حکومت سے آزاد کشمیر کی چوکی نیز سیالکوٹ اور داگہ کے دیہات کو خالی کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور برکی میں گولہ باری کی اطلاع لاہور میں اقوام متحدہ کے مبصروں کو دے دی گئی ہے۔

پاکستان نے بھارت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یہ دیہات اور آزاد کشمیر کی چوکی خالی کردے ورنہ ان علاقوں کو واپس لینے کے لئے پاکستان کو جنگ کرنا پڑے گی۔ اور اس کے ہولناک نتائج کی ذمہ داری بھارت پر ہوگی۔

ڈبلن ۲۵ ستمبر۔ آئرلینڈ کی حکومت فائر بندی کی نگرانی کے لئے ۱۲ فوجی افسروں کی ایک جماعت بھیجے گی۔

چین اہل کشمیر اور پاکستان کی پرزور حمایت کرتا رہیگا

بھارت کو چین کا ایک اور شدید انتباہ

پیکنگ ۲۵ ستمبر۔ چین نے ہندوستان کو پھر بتایا ہے کہ چین اہل کشمیر کی جدوجہد آزادی اور پاکستان کی پرزور حمایت کرتا رہے گا۔ ہندوستان پر یہ بات چین کے ایک تازہ مراسلہ میں واضح کی گئی ہے۔ چین نے مراسلہ میں کہا ہے کہ ہندوستان نے سکم کی سرحد سے کچھ فوجیں ہٹالی ہیں اور کچھ فوجی قلعہ بندیاں اور تنصیبات بھی ختم کی ہیں لیکن اس نے چینی علاقوں کو ابھی خالی نہیں کیا ہے۔ اور نہ ان چینی باشندوں کو جنہیں بھارتی فوجوں نے اغوا کیا تھا ابھی تک واپس کیا گیا ہے۔ اگر ہندوستان یونہی گول مول باتیں کرتا رہا اور ٹال مٹول سے کام لیتا رہا تو پھر اسے اپنی اس روش کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

ملک بھر میں نماز شکرانہ کی ادائیگی اور دعائیں

راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے کی غرض سے کہ اس نے پاکستان کی مسلح فوجوں اور عوام کو دشمن کا جارحانہ حملہ پسپا کرنے اور اسے ہر محاذ پر شکست فاش دینے کا بے پناہ عزم و حوصلہ اور ہمت و طاقت عطا فرمائی کل پاکستان بھر میں سجدہ شکر بجالانے کے علاوہ خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ کل صبح اور نماز جمعہ کے بعد تمام شہروں قصبات اور دیہات میں مسجدوں اور کھلے میدانوں میں نماز شکرانہ ادا کی گئی اور وطن عزیز کی خاطر جان دینے والے شہیدوں اور ان جانباز فوجیوں کے لئے جو مورچوں میں ڈٹے ہوئے ہیں دعائیں مانگی گئیں اور یہ عہد کیا گیا کہ پوری قوم ہر خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے مذہب و ملت ذات پات اور رنگ و نسل کے امتیازات سے بالا رہتے ہوئے کامل طور پر متحد رہے گی اور اپنے اس ناقابل تسخیر اتحاد پر کوئی آنچ نہ آنے دے گی۔ کراچی کے پولوگراؤنڈ میں کل تین لاکھ آدمیوں نے نماز شکرانہ ادا کی۔

استنبول ۲۵ ستمبر۔ ترکی کا ایک تیل بردار جہاز بارود سے ایک زبردست دھماکے سے پھٹ گیا۔ جس سے ۱۵ فوجی ہلاک اور آٹھ زخمی ہوگئے۔

پاکستانی فوجیں بھارت کے ۱۶۰۰ مربع میل علاقہ پر قابض ہیں

ہلاک ہونے والے بھارتی فوجیوں کی تعداد سات ہزار سے کہیں زیادہ ہے

راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ دشمن کا ۱۶۰۰ مربع میل علاقہ اس وقت ہماری فوجوں کے قبضہ میں ہے۔ یہ وہ علاقہ ہے جو قبل ازیں ہندوستان کا حصہ تھا یا اس پر اس نے قبضہ جما رکھا تھا۔ اس کے بالمقابل ہمارا صرف ۴۵۰ مربع میل علاقہ بھارتی فوجوں کے پاس ہے۔ تمام سیکٹروں میں دشمن کے جارحانہ حملوں کے خلاف اپنے ملک کا دفاع کرتے ہوئے۔ ہمارے ۸۳۰ فوجی کام آئے۔ دشمن کے نقصان کے متعلق ابھی مکمل اعداد و شمار مرتب نہیں ہوئے ہیں تاہم نامکمل اعداد و شمار کے مطابق بھارت کے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد سات ہزار سے کہیں زیادہ ہے۔

پاکستانیوں کا عزم راسخ بقیہ ص ۵

پر زبردستی حملہ کر دیا ہے اور یہ کہ بھارت کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے لیکن جان بوجھ کر یہ غلط بیانی کی گئی۔ اس غلط بیانی کا ایک پہلو بہت خطرناک بھی تھا کیونکہ رن کچھ سے پیدا شدہ غصے اور کھچاؤ نے رہے سہے صبر اور تحمل کو بھی ختم کر دیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فوجیں ہٹانے کے ساتھ ساتھ مسئلہ کشمیر کا سیاسی تصفیہ ہونا ضروری ہے

مسٹر اوتھان کے مراسلہ پر حکومت پاکستان کے سرکاری ترجمان کا تبصرہ

راولپنڈی ۲۵ ستمبر کل یہاں ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان فوجیں ہٹانے کے بارہ میں جب بھی تصفیہ ہوا اس کے ساتھ ساتھ کشمیر کے جھگڑے کے متعلق سیاسی تصفیہ ہونا ضروری ہے۔ ترجمان اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان کے اس تازہ مراسلہ پر تبصرہ کر رہا تھا جس میں انہوں نے پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں سے دریافت کیا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی قرارداد کی رو سے اپنی فوجوں کو ان جگہوں تک جہاں وہ ۵ اگست سے پہلے تھیں کب واپس لائیں گے اور ان کی واپسی کا کیا پروگرام ہے۔ ترجمان نے کہا یہ بات پہلے ہی واضح کردی گئی ہے کہ فوجوں کی واپسی کا ایسا انتظام ہونا چاہیئے اور ایسا موثر طریق عمل روبراہ لانا چاہیئے کہ اصل تنازعہ کا سیاسی تصفیہ خود بخود ہوتا رہے اس کے بغیر فوجیں ہٹانا سراسر بے مقصد اور بے فائدہ ہوگا۔

بھارتی توپ خانے نے خود ہی سکھ بٹالین کو بھون ڈالا

پاکستانی علاقہ پر بھارتی فوج کے حملہ کی عبرتناک پسپائی

مظفر آباد ۲۵ ستمبر۔ پرسوں بھارتی فوج نے فائر بندی کی توسیع شدہ میعاد ختم ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی پونچھ کے شمال میں پاکستانی علاقہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ان کی ایک بٹالین فوج ابھی حملہ کرنے کے لئے تیار ہو رہی تھی کہ بھارتی فوجوں نے پیچھے سے گولہ باری شروع کردی۔ انہوں نے کم اونچائی پر پھٹنے والے گولے برسائے جو ان کی حملہ آور بٹالین کے سپاہیوں کے اوپر آ آ کر گرتے رہے۔ ان کے لئے چھپنے کی کوئی جگہ نہ تھی۔ اس طرح بھارتی توپ خانے نے خود اپنی ہی بٹالین کو بھون ڈالا جو سپاہی باقی بچے انہیں آگے بڑھ کر حملہ کرنے پر مجبور کیا گیا۔ چنانچہ ان کی پیش قدمی پر پاکستانی سپاہیوں نے اپنے خودکار اسلحہ سے ان میں سے بیشتر کو ٹھکانے لگادیا اور ان کے حملہ کو بری طرح پسپا کر دیا بعد میں پتہ چلا ہے کہ یہ حملہ آور بٹالین سانویں سکھ بٹالین تھی۔

بھارتی ہائی کمان نے اپنے سکھ فوجیوں کو بے دریغ موت کے مونہہ میں دھکیل دیا اور اس طرح ثابت کر دکھایا کہ بھارتی ہائی کمان کو اس امر کی بھی پرواہ نہیں ہے کہ سکھوں کی پوری بٹالین کا صفایا ہو جائے۔

مرکزی کابینہ کا اجلاس

راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ صدر ایوب نے کل چینی سفیر مسٹر ڈنگ کویو اور انڈونیشیا کے سفیر میجر جنرل ہینڈرو نینگراٹ سے ملاقاتیں کیں۔